بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. NO. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲ ½ "

یوم پنجشنبہ
۲۸ شوال ۱۳۶۸ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳	۲۵ ظہور ۱۳۲۸ ہش	۲۵ اگست ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۹۴

پانچ مشیروں کے ناموں کا اعلان بہت جلد کر دیا جائیگا

میاں عبدالباری نے مشیروں کی فہرست پیش کر دی

لاہور ۲۴ اگست ۔ مغربی پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں عبدالباری نے آج مشیروں کی ایک فہرست سردار عبدالرب نشتر گورنر مغربی پنجاب کی خدمت میں پیش کر دی ۔ سردار صاحب اس فہرست میں سے پانچ مشیر منتخب کریں گے ۔ میاں عبدالباری نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ۔ میں نے کل مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم سے ملاقات کی تھی ۔ وزیر اعظم نے مجھے کہا تھا کہ میں مجوزہ مشیروں کے نام گورنر کی خدمت میں پیش کر دوں امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد گورنر کی طرف سے مشیروں کے ناموں کا اعلان کر دیا جائے گا ۔ جو فہرست پیش کی گئی ہے اس میں ۱۰ نام ہیں گورنر ان میں سے پانچ مشیر انتخاب کریں گے ۔

آج یونیورسٹی گراؤنڈ میں وزیر اعظم تقریر فرمائیں گے

لاہور ۲۴ اگست ۔ آج بروز جمعرات بوقت چھ بجے شام صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب کے زیر اہتمام یونیورسٹی گراؤنڈ میں پبلک جلسہ زیر صدارت میاں عبدالباری صدر صوبہ مسلم لیگ منعقد ہو رہا ہے جس میں آنریبل خان لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان تقریر فرمائیں گے ۔

کنیڈا ۲۴ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ ۷ ستمبر کو کنیڈا میں دولت مشترکہ کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی جس میں مختلف اہم مسائل پر غور و خوض ہوگا ۔

لیک سکسیس ۲۴ اگست ۔ مجلس اقوام متحدہ کی کمیٹی کا فیصلہ کرنے والی کمیٹی نے نیپال کو مجلس کا رکن بنانے کی تجویز منظور کر لی ہے ۔ امریکہ برطانیہ مصر اور کیوبا کے نمائندوں نے اس تجویز کی حمایت میں ووٹ دیئے اور روس نے اس کی مخالفت کی ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سلامتی کونسل میں روس ویٹو استعمال کرکے اس تجویز کو مسترد کر دے گا ۔

ثالث کو ۱۳ اگست کی قرارداد کو عملی جامہ پہنانا چاہیئے

چودھری غلام عباس کا بیان

لاہور ۲۴ اگست ۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے سربراہ چوہدری غلام عباس نے آج مسٹر لیاقت علی خاں سے ملاقات کی ۔ چوہدری حمید اللہ بھی ملاقات کے وقت موجود تھے ۔ چوہدری غلام عباس نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ۔ باشندگان کشمیر کی دلی خواہش ہے کہ مسئلہ کشمیر پرامن طریق سے طے پا جائے ۔ کیونکہ اگر جنگ ہوئی تو اس کا سب سے زیادہ اثر وہاں کے باشندوں پر پڑے گا جو پہلے ہی بہت تباہ ہو چکے ہیں ۔ آپ نے کشمیر کمشن پر زور دیا کہ اسے اس مسئلہ کو منصفانہ طور پر حل کرنے کے لئے جرأت کا ثبوت دینا چاہیئے ۔ جب آپ سے ثالث تجویز کرنے کا ذکر کیا گیا ۔ تو آپ نے کہا صرف اسی صورت میں ثالث کا تقرر منظور کرنا چاہیئے جبکہ اسے غیر محدود اختیارات حاصل نہ ہوں ۔ بلکہ وہ صرف ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء کی قرارداد کے دوسرے حصے کو عملی جامہ پہنانے کا کام اس کے سپرد ہو ۔

پاکستانی جھنڈا کی موٹروں پر نمائش

لاہور ۲۴ اگست ۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے کہ پاکستانی جھنڈے کی نمائش سوا مندرجہ ذیل کے کوئی شخص اپنی کار پر نہیں کر سکتا (۱) صوبوں کے گورنر (۲) صوبائی اور مرکزی وزرا (۳) صدر دستور ساز اسمبلی و اسپیکر (۴) چیف کمشنر بلوچستان (۵) سفرا ہائی کمشنر اور چارج ڈی افیئر ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲۱ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل سے کچھ علیل ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ حضور کی کامل صحت یابی کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بیمار ہیں ۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مکرم شیخ مشتاق حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ

لاہور ۲۳ اگست ۔ آج چھ بجے شام شیخ مشتاق حسین صاحب کا جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایدہ اللہ نے شیخ بشیر احمد صاحب امیر مقامی کے مکان پر پڑھا ۔ کثیر تعداد میں احمدی احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی ۔ مکرم شیخ صاحب مرحوم کو سات بجے کے قریب میانی صاحب کے قبرستان میں امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ۔

چینی کمیونسٹ عنقریب مسلمانوں سے طاقت آزمائی شروع کریں گے

ہانگ کانگ ۲۴ اگست ۔ کمیونسٹوں کی فوجیں لنچاؤ کے قریب آتی جا رہی ہیں ۔ لنچاؤ کانسو کے صوبے کا دارالخلافہ ہے عنقریب مسلمان جرنیلوں کے ساتھ نبرد آزمائی شروع ہو جائے گی ۔ اور شمال مغربی چین کے جنگجو قوم پرست قبائل سے بھی کمیونسٹوں کی جنگ شروع ہو جائے گی ۔ یقین کیا جاتا ہے کہ مسلم جرنیل ماپوفانگ کی فوجیں لنچاؤ کی جنگ میں کمیونسٹوں سے ٹکرا چکی ہے ۔ لیکن کمیونسٹ فوجوں کی پیشقدمی کو نہ روک سکنے سے ان کی ہمتیں پست نہیں ہوئیں اور وہ ڈٹ کر مقابلہ کریں گے ۔ اس کے علاوہ دوسرے مسلم جرنیل ماہانگ کیوئی کی فوجوں سے بھی کمیونسٹوں سے مٹھ بھیڑ ہوگی ۔ یقین کیا جاتا ہے کہ دونوں جرنیل اپنی بہادر فوجوں کو آخری اور فیصلہ کن جنگوں کے لئے علیحدہ کئے ہوئے ہیں تاکہ وہ اپنے اپنے صوبوں یعنی چنگھائی اور ننگ سیا کو بچا سکیں ۔ یہ دونوں صوبے علی الترتیب تبت اور منگولیا کی سرحد سے ملتے ہیں ۔ لنچاؤ کا ہاتھ سے نکل جانا قوم پرستوں کے لئے ایک نقصان عظیم ہوگا ۔ لنچاؤ تمام شمال مغربی چین کا انتظامی مرکز ہے اور یہاں سے سنکیانگ تک کو رستہ جاتا ہے ۔ (اسٹار)

ثالث صرف معاہدوں پر عمل کرا سکتا ہے

کراچی ۲۴ اگست ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسئلہ کشمیر میں ثالث مقرر کر دینے پر پاکستان کو کوئی تامل نہ ہوگا بشرطیکہ اس معاملہ میں کشمیر کمیشن کے ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کے ریزولیوشن کو مدنظر رکھا جائے لیک سکسس سے آمدہ اس اطلاع پر کہ جنرل نمٹز کو ثالث مقرر کئے جانے کی توقع ہے تنقید کرتے ہوئے کہا گیا کہ اس تقرر کے بارے میں پاکستان سے کوئی مشورہ نہیں کیا گیا ۔ ریزولیوشن کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک مبصر نے کہا کہ قراردادیں صرف قراردادیں نہیں بلکہ اب یہ بین الاقوامی معاہدہ کی صورت اختیار کر چکی ہیں ۔ اس کے علاوہ کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کا کوئی اور ذریعہ بے معنی ہے ۔ اگر کمیشن کا خیال ہے کہ وہ مختلف وجوہات کی بناء پر اس کے نفاذ سے قاصر ہے اور ایک ثالث کی اشد ضرورت ہے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں بشرطیکہ ثالث کا کام مذکورہ ریزولیوشنوں کے نفاذ ہو ۔

لنڈن ۲۴ اگست ۔ مالٹا کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا اگر برطانیہ نے مالٹا کی اقتصادی بحالی کے سلسلہ میں مدد نہ کی تو مجھے مجبوراً مستعفی ہو جانا پڑے گا ۔

دمشق ۲۴ اگست ۔ آفس اسپیشل کمیٹی کو حسنی الزعیم مرحوم کے مال و اسباب کا جائزہ لے رہی ہے جنہیں ہزار لیرا ڈالر نقد ان کے مکان سے ملے ۔ یہ رقم خزانے کے حوالہ کر دی گئی ۔

بچوں میں مرض فالج کی غیر معمولی حالت نہیں

لاہور ۲۴ اگست ۔ شہر لاہور میں بچوں کے مرض فالج میں مبتلا ہونے کے متعلق مقامی اخبارات میں حوالے ہیں جو دہشت ناک خبریں چھپی تھیں ان کے حوالہ سے ڈائریکٹر صحت عامہ لاہور کارپوریشن نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ سوائے چند اکا دکا وقوعات کے شہر میں اس مرض نے کبھی غیر معمولی حالت اختیار نہیں کی ۔ شہر میں بہتر صحت حالت میں اصلاح کے پیش نظر کارپوریشن بدروں اور نالیوں کی تعمیر و درستی کیلئے کافی مقدار میں روپیہ خرچ کر رہی ہے اور اقدام کیا جا رہا ہے کہ شہر کے موجودہ گندے چھکڑوں کو تبدیل کرکے کوڑا کرکٹ اور گندگی اٹھانے کیلئے بہتر قسم کا انتظام کیا جائے ۔ ہیضہ کے سدباب کیلئے مؤثر احتیاطی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں اور اس وبا پر اب مکمل طور پر قابو پا لیا گیا ہے ۔ ٹاؤن ہال کارپوریشن کی ڈسپنسریوں اور ٹیکہ کے مراکز میں لوگوں کو ہیضہ کا مفت ٹیکہ لگایا جاتا ہے ۔ پھل اور مٹھائی کی دکانوں پر خاص توجہ دی جا رہی ہے اور مکھیوں کے جمع ہونے کی خاص خاص جگہوں پر ڈی ڈی ٹی چھڑکی جاتی ہے ۔

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ سبکتگین روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا لجنہ اماء اللہ کوئٹہ سے خطاب

(مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کا ایک اہم اجلاس ۱۸ اگست پارک ہاؤس میں منعقد ہوا۔ جس میں احمدی خواتین کے علاوہ کئی غیر احمدی معزز خواتین نے بھی شرکت کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے سب سے پہلے لجنہ اماء اللہ کو وقت کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا۔

اس اجلاس کا وقت لجنہ اماء اللہ کی طرف سے پانچ بجے بعد دوپہر مقرر کیا گیا تھا۔ حالانکہ کوئٹہ کے حالات کے مطابق عصر کی نماز سوا پانچ بجے ہوتی ہے۔ اور اجلاس کا وقت کسی صورت میں بھی چھ بجے سے پہلے نہیں ہونا چاہیئے تھا پھر آنیوالی عورتیں بھی اجلاس میں شمولیت کے لئے وقت پر نہیں آئیں۔ میں نے پانچ بجے دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ ابھی بہت کم عورتیں آئی ہیں یہ طریق غلط ہے اس سے کام کرنے والوں کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ کام کرنے والے لوگ تو وقت پر آجاتے ہیں۔ مگر گھنٹہ بھر انہیں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور ان کا دوسروں سے زیادہ وقت ضائع ہوتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ انسانی زندگی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک غذائی پہلو ہوتا ہے جس میں انسان غذا سے طاقت حاصل کرتا ہے اور دوسرا پہلو اس کی فعالی حیثیت ہوتی ہے جس میں وہ حاصل کی ہوئی طاقت کو استعمال کرتا ہے۔ مثلاً لالٹین ہے۔ پہلے اس میں تیل ڈالتے ہیں یہ اس کا غذائی پہلو ہے اور پھر بتی کو آگ لگا کر اس سے کام لیتے ہیں۔ یہ اس کا فعالی پہلو ہے۔ یہی حالت انسانی جسم کی ہے کوئی انسان خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔ ایسا نہیں گذرا۔ جو کھاتا پیتا نہ ہو تم میں سے ہر بوڑھا جوان بچہ عورت اور مرد کھاتا پیتا ہے اور اس کے بعد کام کرتا ہے۔ تجارت زراعت صنعت اور ملازمت سب کی بنیاد غذا پر ہے اگر کوئی شخص غذا نہیں کھائے گا تو اس کا جسم بیکار ہو جائیگا۔ اسی طرح روح کو قائم رکھنے کے لئے بھی کچھ چیزیں مقرر ہیں اور وہ نماز روزہ زکوٰۃ حج اور ذکر الٰہی وغیرہ ہیں جس طرح جسم خوراک کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح روح بھی ان چیزوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ تمہیں کوئی ایسی مثال نہیں ملے گی۔ کہ کسی نے لمبے عرصہ تک کھانا نہ کھایا ہو اور وہ زندہ رہا ہو۔ لیکن روح کے متعلق تم یہ خیال کرتی ہو۔ کہ اگر اسے دس سال بھی غذا نہ ملے تو وہ زندہ رہتی ہے۔

یاد رکھو۔ انسان کا اصل مقصود کھانا پینا نہیں۔ انسان کو انسان اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں دو محبتوں کا مادہ رکھا گیا ہے۔ ایک طرف وہ بنی نوع انسان سے محبت کرتا ہے اور دوسری طرف وہ خدا تعالیٰ کے عشق میں کھڑا ہوتا ہے تم اپنے بھائی یا بیٹے کو گود میں لے کر پیار کر سکتی ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ ایک وراء الوریٰ ہستی ہے۔ جسے مادی حواس معلوم نہیں کر سکتے۔ اس سے محبت دل اور روح کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔ اور جس کی روح مردہ ہے وہ خدا تعالیٰ سے محبت کیا کرے گا۔ کیا مردہ ماں کبھی بچے سے پیار کر سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبت وہی کر سکتا ہے۔ جس کی روح زندہ ہو اور یہ تبھی زندہ رہ سکتی ہے۔ جب اسے غذا ملے۔ اس لئے تم نماز کی پابندی کرو۔ اور ایسی پابندی کرو کہ تمہاری پانچ نمازوں میں سے ایک نماز تو کیا سال بھر کی ۱۸۰۰ نمازوں میں سے بھی کوئی نماز نہ رہ جائے یہ یاد رکھو تمہارا جسم چند فاقوں کے بعد بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن روح ایک لطیف چیز ہے وہ ایک فاقہ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔

جس طرح جسم بغیر روٹی کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح روح بھی ان چیزوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ تم نماز نہیں پڑھو گی۔ تو گو بظاہر تمہارا جسم زندہ دکھائی دے گا۔ لیکن تمہاری روح کے اندر یہ قابلیت نہیں رہے گی۔ کہ وہ خدا تعالیٰ سے مل سکے۔ پس جس طرح تم یہ چاہتی ہو کہ تمہاری جسمانی صحت اچھی رہے۔ اسی طرح تم روح کو بھی غذا مہیا کرو اور دیکھو کہ تمہاری روحانی صحت میں کسی قسم کا نقص تو نہیں رہ گیا۔ اگر تمہیں کوئی نقص معلوم ہو تو اپنی روح کو اور غذا بہم پہنچاؤ اور اپنی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کی کوشش کرو۔

انسانی زندگی کا دوسرا پہلو فعالی ہے۔ انسان جو غذا کھاتا ہے اس سے جسم میں طاقت پیدا ہوتی ہے اور وہ کام کرتا ہے اگر کھانے کے بعد کوئی شخص بستر پر لیٹا رہے اور کوئی کام نہ کرے تو دیکھنے والے یہی کہیں گے کہ اس میں انسانیت کو ظاہر کرنے کا مادہ نہیں۔ اسی طرح ان روحانی غذاؤں کے بعد اگر کوئی شخص یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں نے اپنا کام کر لیا ہے تو وہ احمق ہے۔ نہ جسمانی زندگی کے لئے روٹی اور پانی بالذات مقصود ہیں۔ اور نہ روحانی زندگی کے لئے نماز، روزہ اور ذکر الٰہی وغیرہ مقصود ہیں۔ یہ دونو سہارے ہیں۔ جس طرح جسم میں غذا سے طاقت پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ مختلف کام کرتا ہے۔ اسی طرح روح بھی غذا کے بعد دو قسم کے کام کرتی ہے ایک تو اس کا مخفی کام ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ترقی کرنا ہوتا ہے۔ دوسرا کام انسانی دماغ کی اصلاح اسکے فکر کی اصلاح اور اسکے خیالات اور جذبات کی اصلاح ہے۔ جس طرح جسمانی غذا کے نتیجہ میں انسان ہل چلاتا ہے۔ تجارت کرتا ہے۔ یا کوئی اور دنیوی کام کرتا ہے اسی طرح روحانی غذاؤں کے نتیجہ میں یہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور وہ خود بھی یہ کام کرتا ہے اور دوسروں سے بھی کرواتا ہے۔ پس تم اپنی نمازوں کو ٹٹولتی رہا کرو۔ اور دیکھتی رہا کرو کہ آیا ان سے تمہیں کوئی فائدہ بھی پہنچتا ہے یا نہیں۔

انسانی فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ وہ مزدوری کے بعد کسی نتیجہ کی طالب ہوتی ہے۔ اسی کی طرف اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ کی آیت اشارہ کرتی ہے۔ اگر تمہارے اندر نماز پڑھنے کے بعد برائیوں سے ناپسندیدگی پیدا نہیں ہوئی۔ روزہ رکھنے کے بعد تمہارے اندر تقویٰ کی قابلیت پیدا نہیں ہوئی۔ حج کرنے کے بعد قومی ہمدردی پیدا نہیں ہوتی تو سمجھ لو تم روحانی بیمار ہو۔ اور اس کا علاج یہ ہے کہ تم دوسری روحانی عبادتوں کے ساتھ اپنی روح کو طاقت پہنچاؤ۔ اگر تم بروقت علاج نہیں کرو گی تو تمہاری روح مر جائے گی۔ تمہیں صرف نماز پڑھ لینے یا روزے رکھ لینے پر خوش نہیں ہو جانا چاہیئے۔ بلکہ ان کے نتیجہ میں جو طاقت حاصل ہوتی ہے اس کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ ان طاقتوں کے نتیجہ میں انسان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ صرف اپنے اندر ہی نہیں۔ بلکہ دوسروں کے اندر بھی اخلاق فاضلہ پیدا کرنے لگ جاتا ہے۔ پس تم نمازیں باقاعدگی سے پڑھو۔ اور غور کرتی رہو کہ انکا کیا اثر پیدا ہو رہا ہے۔ اور پھر دوسروں کے اندر بھی یہ جذبہ پیدا کرو۔ اگر تم انہیں اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہیں کرو گی۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کسی وقت وہ تمہیں اپنا شکار بنا لیں

حضور کی یہ تقریر قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سلطان احمد پیرکوٹی واقف زندگی از کوئٹہ)

"خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے" (حضرت امیر المومنین)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں شمولیت

۳۰-۳۱- اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

"پس میں ان خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے۔ افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اور انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی غرض ان میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے۔ وہ خادم نہیں کہلا سکتا" (حضرت امیر المومنین)

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بالکل قریب ہے۔ صرف دو ماہ کا مختصر سا عرصہ رہ گیا ہے۔ اس اجتماع میں جو پاکستان میں اور پھر جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں پہلا اجتماع ہے زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل ہونا چاہیئے۔ ۱۹۴۸ء میں جو اجتماع منعقد ہوا تھا۔ اس میں حاضری بہت ہی کم تھی اور اس کمی کو ملاحظہ فرما کر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا الفاظ میں افسوس اور تعجب کا اظہار فرمایا تھا۔

ہم خادم ہیں احمدیت کے۔ اور حضور کے الفاظ میں "خادم وہی ہے۔ جو آقا کے قریب رہے" ہمیں اپنے مرکز میں بار بار آنے کے مواقع پیدا کرنا چاہئیں۔ انہی مواقع میں سے ایک اہم اور بابرکت موقعہ سالانہ اجتماع میں شمولیت کا ہے۔ جو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ اجتماع میں شمولیت کے لئے ہمیں بہت کچھ تیاری کرنی ہے۔ قائدین مجالس پر اس سلسلہ میں بہت بڑا فرض عائد ہوتا ہے وہ اپنے مقام کی مجلس کو اجتماع کے لئے پوری طرح تیار کریں۔ کوشش کریں کہ ان کی زیادہ سے زیادہ حاضری ہو۔ اس کے لئے مرکز کو قبل از وقت اطلاع ملنی ضروری ہے کہ فلاں مجلس سے اتنے خدام شامل ہو رہے ہیں تا نقشہ بنانے وقت ان کی رہائش کے لئے جگہ رکھی جاسکے۔ اپنے اجتماع میں خود بھی آئیں اور تیاری کے ساتھ آئیں۔ دوسرے خدام کو بھی لائیں۔ اور تیاری کے ساتھ لائیں

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۷ اگست ۱۹۴۹ء

مبلغین کی تعلیم و تربیت اور مشن

(۱)

چوہدری عبدالحق صاحب اپنے مقالہ میں رقمطراز ہیں:۔

"مغربی پنجاب میں اپریل ۵۰ء سے مڈل تک دینیات کی تعلیم لازمی ہو رہی ہے پنجاب یونیورسٹی کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی نویں جماعت سے ایم۔ اے تک کا دینیات کا نصاب بنا لے۔ اور وہ نصاب ایسا ہو کہ پنجاب یونیورسٹی کا گریجوایٹ ایک اچھا خاصہ مبلغ اسلام ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ کالجوں میں طلباء دینیات میں خاص دلچسپی لیں گے۔ اور کالج کی تعلیم تک ہمیشہ ذہین طلباء ہی پہونچتے ہیں۔ اس طرح زیرک اور ذہین مبلغ دستیاب ہوسکیں گے۔ البتہ مبلغین کی ٹریننگ کے لئے ایک علیحدہ کالج بھی ہو جیسا کالج کہ ٹیچروں کی ٹریننگ کے لئے موجود ہے"۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عام مدارس اور کالجوں میں دینیات کی تعلیم اس حد تک ضرور ہونا چاہیئے۔ جس سے ہر طالب علم کو اپنے دین سے اتنی واقفیت ہو جائے۔ کہ وہ اپنے دین کو پوری پوری طرح خود سمجھ لے۔ اس پر عمل پیرا بھی ہوسکے۔ اور اگر ضرورت پڑے تو دوسروں کو اسلام کی خوبیاں سمجھا سکے۔ لیکن ہمارے خیال میں وہ تعلیم و تربیت جو ایک مبلغ کے لئے ضروری ہے۔ خاصکر ایسے مبلغ کے لئے جسکو مغربی ممالک میں جاکر تبلیغ کرنی ہوگی۔ وہ عام کالجوں میں نہیں دی جاسکتی۔ ایسے مبلغین کی تو بنیاد ہی خالص مذہبیات کی تعلیم و تربیت پر پڑنی چاہیئے۔ عام کالجوں میں دینیات پر اتنا وقت صرف نہیں کیا جاسکتا۔ کہ طالب علم دوسرے علوم کے ساتھ ساتھ مذہبیات میں بھی اتنی واقفیت حاصل کرلے۔ کہ وہ ایک اچھا خاصہ مبلغ بن جائے۔ ایسے عام گریجوایٹ کے لئے ٹریننگ کی قسم کی تعلیم و تربیت بھی کافی نہیں ہوسکتی۔

دینی ٹریننگ کالج ہونا تو ضرور چاہیئے لیکن عام کالجوں میں پڑھے ہوئے طالب علموں کے لئے جہاں دینیات کی تعلیم محض دوسرے مضمونوں کی طرح ایک مضمون کی حیثیت رکھے گی۔ ایسے کالج کی ٹریننگ کوئی خاطر خواہ نتائج نہیں پیدا کرسکتی۔ اس کے لئے چاہیئے کہ جدا کالج ہوں جہاں دینیات کی تعلیم تو بنیادی چیز ہو اور باقی علوم کی تعلیم امدادی یا ضمنی قسم کی ہو۔ دوسرے کالجوں کی طرح ایسے کالجوں میں داخلہ کا معیار انٹرنس یا اسکے برابر کوئی امتحان مقرر کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ مڈل کے بعد ہی دینیات کی لائن سکولوں میں الگ کردی جائے۔ تاکہ تبلیغ کی طرف جانے والے طلباء شروع میں ہی اس امر کا فیصلہ کرسکیں

حقیقت تو یہ ہے کہ حکومت کے ہاتھ میں یا حکومت کے کسی ادارہ کے ہاتھ میں آکر ایسی تعلیم و تربیت کا راستہ نہایت مشکل اور کٹھن ہو جائیگا کیونکہ اسلام میں بعض اعتقادی اختلافات کی بناء پر اتنے فرقے ہیں۔ کہ سب کے لئے نہ تو علیحدہ علیحدہ انتظام حکومت کرسکتی ہے۔ اور نہ کسی خاص فرقے کے ساتھ اپنے آپ کو مختص کرسکتی ہے۔ اس لئے نصاب کی تیاری نہایت احتیاط کی متقاضی ہوگی۔ نصاب تیار کرنے کے لئے ایسے علماء کی ضرورت ہوگی جو کسی فرقہ کی طرف ایسا طبعی رجحان نہ رکھتے ہوں۔ جو ان کو دوسرے فرقوں کے ساتھ بے انصافی کے لئے اکسا سکے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مختلف فرقوں کے مخصوص اعتقادات اور اختلافی مسائل سے طلباء کو ناواقف رکھا جائے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ضرور ہے کہ اس حصہ نصاب میں جو ابتدائی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر کیا جائے۔ ایسے اختلافی مسائل کو نہ چھیڑا جائے۔ بلکہ اسلام کے بنیادی اصول جن پر تمام فرقے متفق ہیں سکھائے جائیں۔ لیکن اعلےٰ کلاسوں میں جیسا کہ کالج کی کلاسیں ہیں نصاب مختلف فرقوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کھڑے کئے جاسکتے ہیں۔ مثلاً ایک مضمون کالجوں میں ایسا ہو کہ ہر فرقہ کا طالب علم چاہے تو صرف اپنے فرقے کے مطابق وہ مضمون انتخاب کرے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسے اختیاری مضمون کے لئے ہر فرقہ کا علیحدہ علیحدہ پروفیسر ہو جس طرح عربی اور فارسی اور اردو زبانوں کے پروفیسر علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے اس طرح دقت پیدا ہوگی۔ اس لئے ہماری رائے میں اس مسئلہ کا بہترین حل یہ ہوگا۔ کہ ہر فرقہ کو اپنا علیحدہ علیحدہ کالج بنانے کے لئے حکومت سہولتیں دے اور جو سہولتیں اس طرح وہ دے اس میں کسی خاص فرقہ کی رعایت ملحوظ نہ رکھے۔

(۲)

پھر سب سے اہم سوال تو یہ ہے کہ جو مبلغین اس طرح پیدا ہوں گے۔ ان کو کام پر کس طرح لگایا جائیگا آیا حکومت خود ہی بیرونی ممالک میں مشن کھولے گی۔ اگر حکومت مشنوں کی تمام ذمہ داری اپنے آپ پر لے گی۔ تو ظاہر ہے کہ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ کوئی حکومت اس کا تمام خرچ پورا نہیں کرسکتی۔ خواہ اس کی آمدن کتنی بھی زیادہ ہو۔ چند ضروری مشنوں کے اخراجات تو کوئی حکومت شائد برداشت کرلے۔ مگر جتنے مشنوں کی اس وقت فی الواقعہ ضرورت ہے۔ وہ حکومتوں کی بساط سے باہر ہے۔ پھر ہر فرقہ کے علیحدہ علیحدہ مشن کھولنا تو قیاس میں بھی نہیں آسکتا۔ اور نہ کوئی فرقہ شائد حکومت کی نگرانی کو برداشت کرے گا کیونکہ کوئی فرقہ اپنی آزادی پر حکومت کی پابندیاں پسند نہیں کرسکتا۔

اس مسئلہ کا حل صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ مختلف فرقے اپنے اپنے مشنوں کو خود چلائیں ہاں حکومت کئی طریقوں سے ان کی مدد کرسکتی ہے۔ مثلاً دوسرے ممالک پر اثر ڈالکر ان کے لئے سہولتیں مہیا کرسکتی ہے۔ اور ابتدا میں قرضہ حسنہ یا وظیفہ کے طور پر کچھ مالی مدد بھی کرسکتی ہے لیکن مشنوں کا چلانا ان جماعتوں کے ذمہ ہو۔ جو جماعتیں اپنا مشن کھولنا چاہیں اصل بات تو یہ ہے کہ بیرونی ممالک میں مشن کھولنا حکومتوں کا کام نہیں۔ بلکہ جماعتوں اور افراد کا کام ہے۔ حکومت اگر ملک میں مبلغین کی تعلیم و تربیت کا باحسن طریق انتظام کرسکے۔ تو یہ اتنا بڑا کام ہے کہ ہم سمجھ لیں گے۔ کہ اس نے اپنا فرض ادا کردیا ہے۔

پھر جب تک ہمارے مختلف فرقوں کے علماء کے دل میں تبلیغ کا صحیح جذبہ پیدا نہ ہوگا۔ اس وقت تک حکومت تعلیم و تربیت پر جو خرچ کرے گی ضائع ہی جائے گا۔ اصل چیز تو ہمارے علماء کا شوق و ذوق تبلیغ ہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو محض مدارس اور تربیت گاہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتیں۔ برصغیر ہند میں بیسیوں تبلیغی ادارے قائم ہوئے مدارس بھی کھلے اور علوم دینیہ کی تعلیم گاہیں بھی بڑے بڑے پیمانوں پر جاری ہوئیں۔ مگر افسوس ہے کہ آج تک بیرونی ممالک میں ان کا کوئی تبلیغی کام نظر نہیں آیا برصغیر ہند ہی پر کیا موقوف ہے۔ دوسرے اسلامی ممالک کے دینی مدارس اور تعلیم گاہیں بھی اس لحاظ سے بالکل ناکارہ ثابت ہوئی ہیں۔ یہاں تک کہ ازہر جیسی عظیم الشان دینیات کی یونیورسٹی بھی ایک مشن تک قائم نہیں کرسکی۔

اگر موجودہ مدارس اور تعلیم گاہوں کی اصلاح کی جائے۔ اور ان کا رخ بجائے فروعی مسائل پر باہم دست و گریباں ہونے کی طرف سے تبلیغ اسلام کی طرف پھیر دیا جائے۔ تو یہی مدارس اور تعلیم گاہیں بہت بڑا کام کرسکتی ہیں۔

(۳)

افسوس تو یہ ہے کہ وہ جماعتیں جو اصلاح کے بڑے بڑے دعاوی لے کر اٹھتی ہیں۔ وہ بھی لوکل سیاست کی دلدل میں پھنس کر اپنی اور مسلمانوں کی قوت عمل ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں کرتیں۔ بلکہ بعض جماعتیں بجائے اس کے کہ تبلیغ کرنے والوں کی ہمت افزائی ہی کریں۔ ان کے کام میں کیڑے نکالنے کی کوشش کرتی ہیں۔ تاکہ جو بے عملی کا اعتراض خود ان پر پڑتا ہے۔ اس کی پردہ پوشی ہوسکے۔

بعض جماعتیں واقعی چاہتی ہیں۔ کہ وہ جہاد کبیر یعنی تبلیغ کا کام کریں۔ لیکن سستی یا دیگر موانع کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوئیں۔ لیکن آج کل ایک جماعت ایسی پیدا ہوگئی ہے۔ کہ وہ اس جہاد کبیر کو طنز ہنسی اور ٹھٹھا میں اڑا دینا چاہتی ہے۔ چنانچہ اس جماعت کا موسس اپنے ایک رسالہ کی تمہید میں لکھتا ہے۔

"انہوں نے (ماہرین یورپ نے) ہماری تصویر اتنی بھیانک اور اتنی بڑی بنائی۔ کہ خود ان کی تصویر اس کے پیچھے چھپ گئی۔ اور ہماری سادہ لوحی بھی قابل داد ہے جب ہم نے غیروں کی بنائی ہوئی اپنی یہ تصویر دیکھی تو ایسے دہشت زدہ ہوئے کہ ہمیں اس تصویر کے پیچھے جھانک کر خود مصوروں کی صورت دیکھنے کا ہوش ہی نہ آیا۔ اور لگے معذرت کرنے کہ حضور بھلا ہم جنگ و قتال کیا جانیں۔ ہم تو بھکشوؤں اور پادریوں کی طرح پُر امن مبلغ لوگ ہیں چند مذہبی عقائد کی تردید کرنا اور ان کی جگہ دوسرے عقائد لوگوں سے تسلیم کرالینا بس یہ ہمارا کام ہے۔ ہمیں تلوار سے کیا واسطہ؟ البتہ اتنا قصور ہم سے کبھی کبھار ضرور ہوا ہے۔ کہ جب کوئی ہمیں مارنے آیا۔ تو ہم نے بھی جواب میں ہاتھ اٹھایا۔ اب

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ کالم اول پر)

احمدی مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) سے پاکستان میں

دلچسپ حالاتِ سفر

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل سابق مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ)

(۱)

سیرالیون احمدیہ مشن اور وہاں کے احمدی مبلغین کی تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں سرگرمیوں کا مختصر ذکر الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں آچکا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ حسب موقعہ آئندہ بھی اس ملک کے تمدنی سیاسی اور مذہبی حالات قارئین الفضل کے سامنے رکھے جائیں۔ صحبت امروزہ میں یہ عاجز سیرالیون سے لے کر پاکستان کے اپنے وہ سفری حالات اور تجربات پیش کرتا ہے۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں احباب کرام کی دلچسپی کا موجب ہو سکتے ہیں۔

سیرالیون سے لنڈن

سیرالیون جسے انگریز White man's Grave بھی کہتے ہیں۔ جیسے غیر صحتی ملک میں ایک لمبا عرصہ کام کرنے اور وہاں کی مختلف بیماریوں خصوصاً ملیریا کا متواتر شکار ہوتے رہنے کی وجہ سے خاکسار کی صحت بہت گر چکی تھی۔ جس کی بناء پر میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ اگر حضور مناسب سمجھیں۔ تو مجھے کچھ عرصہ کے لئے پاکستان آنے کی اجازت فرمائیں۔ چنانچہ حضور نے ازراہ شفقت میری درخواست منظور فرماتے ہوئے مجھے بمعہ اہل وعیال واپس آنے کی اجازت دے دی۔ خاکسار ۱۹۴۸ء کے آخر میں سیرالیون سے روانہ ہو کر بذریعہ بحری جہاز انگلینڈ پہونچا۔ جہاں ڈاکٹری علاج کے سلسلہ میں مجھے چند ماہ لنڈن میں قیام کرنا پڑا۔ دوران قیام میں جس حد تک میری صحت اجازت دیتی رہی۔ وہاں کی جماعتی اور تبلیغی تقریبوں اور سرگرمیوں میں حصہ لینے کی کوشش کرتا رہا۔ اس سلسلہ میں مکرم امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن نے افریقن احمدیہ سنٹرز کے حالات اور بعض دیگر مسائل پر لیکچر دینے کے مواقع بھی میرے لئے بہم پہونچائے۔ چنانچہ حسب موقعہ چند ایک لیکچر دیئے گئے۔ اس کے علاوہ ہائیڈ پارک میں بھی کبھی کبھی لیکچرز اور انفرادی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

مسجد احمدیہ لنڈن اور دیگر اسلامی سنٹر

انگلینڈ میں کئی ایک اسلامی سنٹرز اور تین مسجدیں ہیں۔ ایک مسجد لنڈن سے باہر چند میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ ووکنگ میں ہے، جو ایک ٹرسٹ کے ماتحت چل رہی ہے۔ اس کا کسی خاص جماعت یا فرقہ سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن یہ لنڈن سے دور ہونے کی وجہ سے اتنی مقبول نہیں ہے۔ اور سوائے عیدین یا کسی خاص تقریب کے لوگ وہاں بہت کم جاتے ہیں۔ دوسری مسجد Cardiff میں ہے۔ اور تیسری ہماری مسجد فضل لنڈن ہے۔ تمام لنڈن میں صرف یہ ایک ہی مسجد ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی مراکز ہیں جو گو نام کے لحاظ سے تبلیغی یا تربیتی سنٹرز کہلاتے ہیں۔ لیکن وہاں جانے اور ان کی activities اور حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مراکز اسلامی کہلانے کی بجائے سوشل یا کلچرل کلبیں کہلانے کے زیادہ مستحق ہیں۔ ہماری مسجد میں آکر تحقیق کرنے والے اور بعد میں احمدی مسلمان ہو جانے والے دوستوں میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں۔ جو پہلے ووکنگ مسجد اور دیگر اسلامی سنٹروں میں حقیقی اور صحیح اسلامی سپرٹ وکلچر کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے مایوس ہو چکے ہوتے ہیں۔ لیکن پھر ہماری مسجد کے ذریعہ اسلامی مسائل کی تحقیق کر کے اور مسجد کے سٹاف کے اسلامی اخلاق واخلاص اور سادگی اور ان کی اسلامی روح سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسیہ کا اثر ہے۔ کہ گو لنڈن میں کئی ایک دوسری عربی وہندوستانی سوسائٹیاں قائم ہیں۔ مگر لنڈن میں صرف مسجد احمدیہ ہی ایک ایسا اسلامی مرکز ہے۔ جہاں کی اسلامی تقاریب اور جلسوں میں شامل ہو کر انسان صحیح معنوں میں یہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ کہ گویا وہ خالص اسلامی مرکز اور مغربیت کے زہر سے بالکل مبرا ایک دینی ماحول میں آگیا ہے۔ میں نے لنڈن میں جماعت کے بعض مخالف پاکستانیوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ احمدیہ مسجد والے دورنگی نہیں دکھاتے۔ اور قولی وفعلی ہر دو لحاظ سے مغربیت کی عادات اور رسم سے مرعوب ہوئے بغیر اسلام کی ہر تعلیم بڑے جوش وخروش اور جرأت سے پیش کرتے ہیں۔ اور جو کچھ اسلام کے نام پر کرتے ہیں وہ محض پروپیگنڈا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے پیچھے اخلاص اور قربانی اور اپنے عقائد کی تبلیغ کا جذبہ کام کرتا نظر آتا ہے۔

نتائج پیدا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ لیکن جہاں تک انسانی کوشش کا تعلق ہے۔ ہمارا لنڈن مشن خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریری وتقریری اور انفرادی لحاظ سے تبلیغ اسلام میں ہمیشہ مشغول رہتا ہے۔ مسجد میں خطبات کے علاوہ ہفتہ واری اجلاس کئے جاتے ہیں۔ جس میں جماعت کے احباب کے علاوہ نئے دوست بھی تحقیق حق کے لئے آتے ہیں۔ خاص تقاریب پر زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام اسلام پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہفتہ میں دوبار جملہ مبلغین ہائیڈ پارک میں اسلام پر لیکچر دیتے ہیں۔ مختلف تبلیغی ٹریکٹ بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ نیز بذریعہ ڈاک و ٹیلیفون اسلام کے متعلق باہر سے آئی ہوئی انکوائریز کا روزانہ جواب دینے کے علاوہ سلسلہ کا لٹریچر بھی باہر بھیجا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یورپ کے دوسرے اسلامی مشنوں کی بھی پوری پوری نگرانی وامداد کی جاتی ہے۔ گو عام طور پر وہاں کی دوسری اسلامی جگہوں کے بعض کارکنوں کا رویہ احمدیت سے عناد کی وجہ سے ہمارے ساتھ بعض دفعہ موافقانہ نہیں رہتا۔ تاہم ہمارا مشن عام طور پر ہر موقعہ اور ہر تقریب پر ان سے جہاں تک ہو سکے تعاون کرتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ اسلامی مسائل پر صحیح رنگ میں روشنی ڈالنے والے لیکچرار بھی ان کو مہیا کر کے دیتا ہے۔ مسئلہ فلسطین کے بارے میں بھی وہاں کے لوگوں میں ہمارے مشن نے اپنے عرب مظلوم بھائیوں کے حق میں بہت پروپیگنڈا کیا۔ اور صحیح حالات پبلک کے سامنے رکھے۔ اور عرب پناہ گزینوں کے لئے چندہ جمع کرنے میں خاص حصہ لیا۔

لنڈن شہر کے بعض دلچسپ حالات

لنڈن شہر کی آبادی اس وقت آٹھ ملین سے کچھ اوپر ہے۔ اور انگریزوں کے نزدیک تو یہ شہر دنیا کے سب شہروں سے بڑا اور بہترین شہر ہے گو امریکن اس امر سے انکاری ہیں۔ تاہم ایک نووارد کے لئے لنڈن یقیناً بہت دلچسپی کا موجب ہے۔ وہاں کی سیرگاہوں اور عجائبات کے علاوہ وہاں کی علمی اور ادبی اور سوشل سوسائٹیوں اور لائبریریوں اور عجائب خانوں اور دیگر علمی اداروں سے بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور اپنے ذاتی علم وتجربہ میں بہت اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ انگلینڈ میں ہزاروں لائبریریاں ہیں۔ بیسیوں ان میں سے ایسی ہیں جو خاص مضامین یا علوم کے لئے مخصوص ہیں۔ بعض بہت بڑی بڑی لائبریریاں خالص مذہبی امور سے مختص ہیں۔ بعض ایسی ہیں۔ جو صرف عیسائیت کی تاریخ وعقائد سے مخصوص ہیں۔ میں وہاں مطالعہ اور تحقیق کے شوق میں وقتاً فوقتاً جاتا رہا ہوں۔ میرے خیال میں ان لائبریریوں اور ان کی پرانی و نئی کتب سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تو ہمارے مبلغین مذہبی وتحقیقاتی امور میں بہت اضافہ کر سکتے ہیں۔

مستشرقین کا طرزِ تحقیق

یہ صحیح ہے کہ موجودہ مستشرقین میں سے اکثر لامذہبیت کی وجہ سے یا عیسائی ماحول میں تربیت پانے کی وجہ سے اسلام کے متعلق متعصبانہ جذبہ رکھتے ہیں۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ کسی مسئلہ یا موضوع کے متعلق ان کا طریق تحقیق نرالا اور approach بہت مناسب ہوتا ہے۔

اسلام پر جو کتب حال ہی میں لکھی گئی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں نے نہ صرف عربی زبان سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ اسلامی نیا یا پرانا مخالف و موافق لٹریچر بھی ان کے زیر مطالعہ رہا ہے۔ اور اپنی طرف سے انہوں نے ہر بات کو پوری طرح کریدنے اور تہ تک پہونچنے کی سعی کی ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ عیسائی گھر میں پیدا ہونے کی وجہ سے وہ اسلام اور مشرق کے خلاف تعصب پھر بھی نہ چھوڑ سکے۔

ہمیں بھی چاہیئے کہ جس موضوع پر قلم اٹھائیں۔ اس بارے میں مخالف وموافق ہر دو پہلوؤں کا اچھی طرح مطالعہ کیا جائے۔ خصوصاً عیسائیت کے خصوصی مسائل پر پوری تحقیق کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جس زبان میں بائیبل کی originals آجکل کسی نہ کسی رنگ میں پائی جاتی ہیں۔ اس زبان سے کچھ نہ کچھ واقفیت ضرور ہو۔ نیز عیسائیت کے بارے میں ہمارے نظریات وتحقیق کی جو تاویلیں اور جوابات ہمارے مخالف پیش کرتے ہیں۔ ان کا پوری طرح مطالعہ کیا جائے۔ آجکل کوئی مضمون یا تصنیف Scholarly یا قیم تصنیف تبھی مانی جاتی ہے۔ اگر اس طرح پوری چھان بین سے ہر امر کی تحقیق ہر لحاظ سے شروع سے آخر تک کر کے پھر اپنی رائے یا نتیجہ لکھا جائے۔ پس ہمارے نئے مبلغین کو جماعت کے پہلے بزرگوں اور علماء کی اور انہیں بنیادوں پر کھڑے رہنے پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ساتھ ساتھ نئی روشنی نئی تحقیق اور جدید علمی ذوق اپنے اندر پیدا کر کے سلسلہ کے علمی تحقیقات کے ذخیرے اور لٹریچر میں جدت اور اضافہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہماری نئی انگریزی تفسیر کے مقبول ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے، کہ اس میں مندرجہ بالا امور کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

بی۔ اے کا نتیجہ

تعلیم الاسلام کالج لاہور سے بی۔ اے کے امتحان منعقدہ مئی ۱۹۴۹ء میں جو طلباء شامل ہوئے تھے۔ تازہ اطلاع کے موجب ان میں سے صرف ایک طالب علم کمپارٹمنٹ میں اور باقی سب پاس ہیں فیل کوئی نہیں ہے۔ گویا اوسط فیصدی تراسی (۸۳.۰۳) ہے۔ جبکہ یونیورسٹی کی اوسط ۳۹.۸٪ ہے۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

توہین مسیح اور غیر احمدی علماء

از محمد عبد الحق صاحب مجاہد گنج مغلپورہ!

مخالفین احمدیت اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگایا کرتے ہیں کہ حضور نے نعوذ باللہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے حالانکہ یہ سراسر بہتان ہے خود حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:۔ "ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا تعالےٰ کا نبی سمجھتے ہیں" (چشمہ مسیحی) پھر فرماتے ہیں: "ہم لوگ جس حالت میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں تو پھر کیونکر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں" (کتاب البریہ صـ۹۳) ایک اور جگہ فرمایا "حضرت عیسےٰ علیہ السلام بے شک خدا کا ایک پیارا نبی تھا۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا نیک تھا برگزیدہ تھا خدا سے ملا ہوا تھا۔ لیکن خدا نہیں تھا" (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء تبلیغ رسالت جلد ۶ صـ۲) پھر لکھتے ہیں "آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں" (اعجاز احمدی صـ۲۵) ایسی واضح تشریح کے بعد بھی اگر کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر توہین مسیح کا الزام لگاتا ہے تو وہ اپنی عاقبت خود خراب کرتا ہے۔۔۔

. . . .

. . . .

ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یسوع کے متعلق اپنی بعض تحریرات میں سختی کے ساتھ بحث ضرور کی ہے۔ اگر کہا جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رنگ میں کیوں بحث کی ہے تو اس [illegible] ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس زمانہ میں مبعوث ہوئے عیسائیوں کی طرف سے اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر گندے اور ناپاک اعتراضات کئے گئے۔ متنفر کرنے کے لئے آپ پر بد سے بد تر حملے کئے گئے نہ صرف تقریروں میں بلکہ اشتہاروں۔ اخباروں رسالوں اور کتابوں میں بھی فحش اور گندے اعتراضات کئے گئے اور یسوع مسیح کی آنحضرت صلے اللہ علیہ [illegible] پر فضیلت اور برتری ثابت کی گئی یہ اسلام پر سخت اور [illegible] وہ اور المناک حملہ تھا۔ ایسی حالت میں ضروری تھا کہ الزامی رنگ میں عیسائیوں کو ان کا گھر دکھایا جاتا اور بتایا جاتا کہ تم جس یسوع مسیح کی محبت کا پیغام پہنچانے گھر گھر پھرتے ہو تم جسے خدا کا بیٹا اور خدا کہتے ہو تم جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیتے ہو وہ انجیل کی رو سے تو ایک پاکباز انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اس پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا اس کے علاوہ اور بھی بہت گالیاں دی ہیں پس اس طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالےٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعوےٰ کیا اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔۔ نادان پادریوں کو چاہیئے کہ بدزبانی اور گالیوں کا طریق چھوڑ دیں۔ ورنہ نہ معلوم خدا کی غیرت کیا کیا ان کو دکھلائے گی۔" (ضمیمہ انجام آتھم صـ۹)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یسوع مسیح کی نسبت جو کچھ لکھا انجیل وغیرہ کے بیانات کی بناء پر لکھا اور اس وقت لکھا جبکہ عیسائیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت نہایت ناپاک الفاظ استعمال کرنے شروع کئے اور آپ پر بے باکانہ اتہامات اور الزام تراشے پس آپ کا یہ فعل محل اعتراض نہیں بلکہ اسلام کی ایک خدمت ہے انہی مدافعانہ حملوں کا یہ نتیجہ ہے کہ آج پادری رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی ناپاک لفظ اپنی زبان سے نکالنے کی جرأت نہیں رکھتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ دنیا انجیلی یسوع کی حقیقت سے آگاہ ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس عظیم الشان فتح کا جو آپ کے ذریعہ ہوئی حقیقۃ الوحی میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت صلے اللہ نے کوئی پیشگوئی نہیں کی یاد رکھو کہ وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گزر گیا۔ اب وہ زمانہ آ گیا جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمد عربی جسکو گالیاں دی گئیں۔ جس کے نام کی بے عزتی کی گئی۔ جس کی تکذیب میں بد قسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے اس کے قبول کرنے میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا۔ مگر آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا گیا اس کے غلاموں اور خادموں میں سے ایک میں ہوں جس سے خدا مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے" (حقیقۃ الوحی صـ۲۷۲)

غیر احمدی علماء کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مخالفین اسلام کو الزامی رنگ میں جواب کوئی نئی بات نہیں۔ علماء اسلام میں سے بعض علماء اس طریق کو اختیار کر چکے ہیں بلکہ اس قریب کے زمانہ میں بھی اسی طریق کو اختیار کر کے کامیابی کی صورت نکالی گئی ہے جس طریق کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار فرمایا ہے۔ اہلحدیث جماعت میں مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی بڑے مشہور اور مانے ہوئے عالم ہیں۔ آپ نے ایک کتاب بعنوان "تقدیس لیلۃ الابرار عن مطاعن الزنادقۃ والکفار" ایک عیسائی کی کتاب "سیرت المسیح والمحمد" کے جواب میں ۱۹۲۹ء میں لکھکر شائع کی ہے اس میں وہ لکھتے ہیں

(۱) "مسیح بھی اس الہامی حکم کے ماتحت گنہگار ٹھہرا ایسے شخص کی پیروی سے گنہگار ان کو نجات کب حاصل ہو سکتی ہے جو خود گنہگار اور لعنتی تھا" (تقدیس لیلۃ الابرار عن مطاعن الزنادقۃ والکفار صـ۱۳)

(۲) "دوسرا طرفہ یہ کہ مسیح نے کبھی خدا سے نیک ہونے کی دعا نہیں کی شاید اس لئے نہ کرتے ہوں گے کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ سولی پر چڑھ کر اس نے چلا چلا کر خدا کو پکارا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی (یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ متی ۲۷/۴۶ آخر خدا نے بے قراری کے وقت اس کی نہ سنی جزع فزع کرتا ہوا مر گیا (صـ۱۴)

(۳) کیا بیگانی عورتوں کے مال سے ناحق معہ شاگردوں کے فائدہ اٹھانا محض دنیاوی اور نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے ان کے مال کا نقصان کرنا دنیا دار کا کام نہیں ہے۔ یقیناً ہے۔ ترک دنیا کے بھیس میں بیگانی عورتوں کے مال سے گذارہ کرتے رہے" (صـ۲۳)

(۴) "انجیل میں مسیح کی پیشگوئیاں واقعہ میں پوری نہیں ہوئیں لہذا مسیح سچا نہیں ہے" (صـ۴۲)

غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ الزامی رنگ میں عیسائیوں کو جواب دینا اور معترض پادریوں کا منہ بند کرنے کے لئے ان کے انجیلی یسوع کی شخصیت کو بے نقاب کرنا مدافعانہ رنگ میں ہرگز قابل اعتراض نہیں بلکہ اسلام کی ایک خدمت ہے ایسی خدمت جس سے پہلے بزرگوں نے بھی کام لیا اور جس کو بادل ناخواستہ مخالفین احمدیت بھی آج اختیار کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اور مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی نے "لیلۃ الابرار" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متتبع میں بھی یہی لکھا ہے۔۔ "ناظرین اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بھی برحق نبی مانتے ہیں۔ ان کی عزت بھی دوسرے رسولوں کی طرح کرتے ہیں۔ ان کی توہین یا کسی اور نبی کی توہین صریح کفر جانتے ہیں۔ پس ہم جو اعتراضات کے جواب میں الزاماً سیرت مسیح درج کریں گے وہ ہمارا عقیدہ ہرگز خیال نہ فرماویں۔ کیونکہ ہم الزاماً جواب موجودہ انجیل سے دیں گے"۔ (صـ۴)

آخر میں مولوی احمد دین صاحب لکھتے ہیں "اب پادری صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ آئندہ بانیٔ اسلام کے حق میں ہجو آمیز کلام کرنے سے باز رہیں تاکہ آپ کے مذہب کی بھی پردہ دری نہ ہو صاحبان اپنی عزت اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے" (صـ۸۲)

یہی امر ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا پیش فرمایا اور لکھا "اگر پادری اب بھی اپنی پالیسی بدل دیں اور عہد کر لیں کہ آئندہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں نکالیں گے تو ہم بھی عہد کریں گے کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ ان سے گفتگو ہو گی۔ ورنہ جو کچھ کہیں گے اس کا جواب سنیں گے"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ در حاشیہ صـ۵)

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

اور

حضور کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور۔ ناقل) بھیجے خواہ اسکے گھر میں ہی کالج ہو اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے"

الفضل ۲ مئی ۱۹۴۶ء

نوٹ:۔ داخلہ ۹ ستمبر سے ۲۰ ستمبر تک جاری رہیگا

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

تربیت و اصلاح

"نماز اور پھر با جماعت نماز اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل ہے"۔

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ) الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۱ء

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

۲۹ ر رمضان المبارک تک وعدے پورا کرنے والے مجاہدین

قادیان دارالامان کے مجاہدین کی فہرست دینے کے بعد ہندوستان کی جماعتوں اور براہِ راست وعدہ کرنے والے احباب کے جو وعدے ۲۹ ر رمضان المبارک تک حضور کے پیش ہو چکے ہیں۔ اُن کی فہرست دی جاتی ہے۔ تا فہرست کی اشاعت پر انہیں بھی علم ہو جائے۔ کہ اُن کا تحریک جدید کا وعدہ حضور کے فضل و کرم سے پورا ہو چکا ہے اور ہندوستان کی وہ جماعتیں اور افراد جو براہِ راست وعدہ ادا کرتے ہیں۔ انہیں علم ہو جائے کہ تحریک جدید کا سال ۳۰ نومبر تک ختم ہوتا ہے۔ اور اب وقت کم رہ گیا ہے چاہیئے کہ توجہ کر کے ادا کریں۔

اس تسلسل میں جماعت سکندر آباد دکن کے سیکرٹری مال سیٹھ یوسف احمد اللہ دین صاحب جو حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے صاحبزادے ہیں انہوں نے چندہ تحریک کے ادا کرنے میں حضرت سیٹھ صاحب کی طرح فیصلہ کیا ہوا ہے۔ کہ تحریک جدید کا چندہ پہلے وقت میں ہی ادا کر دیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ قرض ایسا ہے۔ کہ بغیر ادا کئے چارہ نہیں۔ پھر کیوں نہ پہلے وقت میں ہی ادا کر دیا جائے۔ اس سال جماعت سکندر آباد کی جماعت نے اکثر حصہ تو ۳۱ مئی تک ادا کر لیا تھا۔ اور جو حصہ رہ گیا تھا۔ وہ ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کر کے دیا۔ اس جماعت کا وعدہ دفتر اوّل کے پندرھویں سال کا ۲ / - ۱۰۸۸۸ اور دفتر دوم کے سال پنجم کا ۱۰ / ۷ - ۴ تھا۔ جو سو فی صدی پورا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والے احباب کی قربانیوں کو قبول فرما کر نعم البدل عطا فرمائے۔ اور کام کرنے والے احباب کو اجر عظیم بخشے۔ آمین۔ اسی طرح شموگہ کی جماعت کا چندہ ۹۵ فی صدی بنگلور کا چندہ ۸۰ فی صدی۔ جے پور راجپوتانہ کا ۷۷ فی صدی وصول ہو چکا ہے۔ نیز عدن کی جماعت کا چندہ بھی فی صدی وصول ہو چکا ہے۔

یوپی۔ سی۔ پی۔ صوبہ بہار۔ اڑیسہ۔ حلقہ بمبئی۔ مدراس۔ مالابار۔ سیلون اور برما کی وہ جماعتیں اور وعدہ کرنے والے احباب توجہ فرمائیں۔ کیونکہ تحریک جدید اس سال سے صرف تین ماہ اور چند دن کا وقفہ رہ گیا ہے۔ اسی طرح بیرون ممالک۔ مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ جاوا۔ سماٹرا۔ یورپین ممالک کی احمدیہ جماعتوں کو اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ فہرست درج ذیل ہے۔

میر افتخار احمد صاحب حیدرآباد دکن ۱۸/-
مومن حسین صاحب " ۴۱/-
احمد حسین صاحب " ۱۴۰/-
سیٹھ محمد خواجہ صاحب مرحوم " ۸/-
محمود احمد صاحب " ۳۵/
خلیل احمد صاحب " ۲۰/-
محمد عبد القادر صاحب صدیقی " ۴۶/-
سیٹھ سید جعفر صاحب " ۳۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد امام صاحب غوری " ۱۶/۸
محمد اسمٰعیل صاحب چڑچڑلہ " ۶/۸
سید عبد الغنی صاحب " ۱۵/
محمد موسیٰ خان صاحب " ۱۴/-
قاری محمد عثمان خان صاحب " ۱۲/۴
اہلیہ صاحبہ " " ۷/۲
اکبر حسین احمد صاحب " ۱۳۰/-
مولوی محمد عمر صاحب " ۱۸/۸
سید مصطفیٰ حسین صاحب " ۱۱۰/-
اہلیہ " " ۳۲/-
فضل حق خان صاحب " ۱۰۰/-
اہلیہ صاحبہ " ۶۰/-
فرزند سید مصطفیٰ حسین صاحب " ۲۷/-
ابو حامد صاحب " ۱۴/۸
اہلیہ " " ۱۰/۴

ہمشیرہ مولوی بہاؤ الدین صاحب حیدرآباد دکن ۸/۸
احمد عبد العزیز صاحب " ۱۶/-
بشیر احمد خان صاحب مسلم پلی " ۱۹/-
عائشہ بی صاحبہ " ۲۵/
رحیم النساء صاحبہ " ۳۶/-
غلام محمود صاحب " ۵۱/-
محمد معین الدین صاحب " ۲۰۱/-
محمودہ بیگم اہلیہ " " ۵۶/-
محبوب علی صاحب " ۹۶/-
سلیمہ بیگم صاحبہ " ۲۶۶/-
زبیدہ دختر محبوب علی صاحب " ۱۸/-
دفینہ بیگم " ۱۸/-
ڈاکٹر محمد یونس صاحب " ۱۰۰/-
مولوی سید بشارت احمد صاحب " ۷۵/-
حکیم سید مسیح اللہ صاحب " ۶/-
محمد مولانا صاحب " ۵/۸/-
احمد عبد العزیز صاحب " ۱۵/
سید ابراہیم صاحب " ۶/۴
محمد سلیمان صاحب ورنگل " ۴۱/-
محمد عبد اللہ صاحب B.O.S " ۳۲/-
اہلیہ " ۱۶/-
فرزندان۔ دختران " " ۱۲/-

دفتر اوّل سال پانزدھم

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن ۵۳۰۰/-
سیٹھ فاضل الہ دین صاحب " ۲۵۰/-
" علی محمد " ایم اے " ۲۵۰/-
" یوسف احمد الہ دین صاحب " ۱۵۰/-
صاحب سید حسین صاحب ہاسی گڑھ " ۵۰/-
حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی " ۴۶/-
سیٹھ غلام قادر مشرق " ۱۴۴/۸
عبد الصمد صاحب چرڑلہ " ۳۰/-
چوہدری محمد اسحٰق صاحب " ۲۰/-
بیگم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب " ۳۸۰/-
" فاضل الہ دین " ۱۳۸/-
محمد صالح صاحب ابن " ۲۱/-
محمود احمد صاحب ابن " ۲۰/-
بیگم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایم اے " ۱۱۶/-
صالح محمد صاحب ابن " ۲۰/-
رشید محمد صاحب " ۲۰/-
خان بہادر نواب احمد نواز جنگ بہادر " ۱۳۰۰/-
سیٹھ شیر علی صاحب " ۷۵/-
بیگم صاحبہ " ۵۶/-
شیر بانو بائی مرحومہ " ۱۶۵/-
سارہ بیگم مرحومہ اہلیہ غلام قادر مشرق " ۷۳/۱۲
سیٹھ نذیر احمد ابن " ۶۸/۶
غلام حسن کرم علی صاحب " ۳۱/۱۲
فاضل کرم علی صاحب " ۲۵/-
صارہ بیگم اہلیہ رشید الدین احمد خان صاحب " ۴۶/-
مبارکہ بیگم بنت فاضل الہ دین صاحب ۲۰/-

دفتر دوم سال پنجم

سیدہ عظیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب سکندر آباد دکن ۲۶/-
سید جہانگیر علی صاحب فلک نما " ۳۰/-
امۃ شمیم بیگم صاحبہ از شرق صاحب " ۶/۴
ممتاز احمد صاحب " ۶/۴
سعد اللہ صاحب " ۶/۴
لطف اللہ صاحب " ۶/۴
چنگے شاہ صاحب " ۱۳/-
شیخ عبد الرحیم صاحب ابن چنگے شاہ " ۲/-

عائشہ سلطانہ بیگم اہلیہ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد دکن ۱۳۵/-
محمد فہیم صاحب ابن یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد دکن ۱۳/-
مبارکہ بیگم بنت " " " ۶/-
صدیقہ بیگم بنت سیٹھ علی محمد الہ دین ایم اے " ۱۱/-
انیسہ بیگم بنت " " ۱۱/-
دی ڈی عبد الرحمٰن صاحب " ۳۷/-
سید جہانگیر صاحب حاجی گوڑہ " ۷/-
" عمر صاحب " " ۷/-
محمد عبد القادر صاحب دیجوری " ۹/-
امۃ الرشید صاحبہ بنت سیٹھ شیر علی صاحب " ۵/-
امۃ الحی صاحبہ بنت سیٹھ شیر علی صاحب " ۵/۴
احمد علی صاحب پسر " " ۵/۴
امۃ القیوم صاحبہ بنت " " ۵/۴
امیر علی صاحب ابن " " ۵/-
علیمہ بیگم صاحبہ بنت غلام حسین کرم علی صاحب " ۶/۳
سید عبد المجید صاحب جمشید پور ۳۵/-
محمد سلیمان صاحب " ۲۳/-
فاطمہ بی بی صاحبہ سمری پارہ بدن پدہ اڑیسہ ۹/-
محمد امام صاحب لکوری منگلور ۵۵/-
بی۔ ایم بشیر احمد صاحب " ۳۴۳/۱۱
سید ظفیر احمد صاحب بمبئی ۱۰۷/-
شیخ عبد الحی صاحب " ۱۲۱/-
اہلیہ " " ۲۶/-
احمد کنج صاحب منگلور ۵/-
ایم۔ ایس شیخ فاطمہ صاحبہ ستان کولم ۱۰۲/-
کیپٹن عبد العزیز صاحب بشیری عدن ۴۰۸/-
چوہدری سلطان احمد صاحب " ۱۰۳/
میجر سید مقبول احمد صاحب ڈھاکہ ۷۸۶/۴
خواجہ محکم الدین صاحب کھلنا ۱۶/-
مسعود احمد صاحب ہاشمی آبادان ۱۵۰/-
چودھری مشتاق احمد صاحب
باجوہ۔ لندن ۱۵۰/-
مولوی محمد زہدی صاحب بورنیو
۷۵ — — —

ولادت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے ہاں لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے بابرکت بنائے۔ اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔
(محمد منیر واقف زندگی کنری ضلع میرپور سندھ)

درخواستہائے دعا میرا لڑکا نور علی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ اور بخار کسی وقت نہیں ٹوٹتا عزیز بہت لاغر ہو گیا ہے۔ احباب دردِ دل سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم یوسف علی فلیمنگ روڈ مفرح حیات دواخانہ لاہور)

۲۔ میری اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ محمد صدیق کاتب۔ روزنامہ الفضل لاہور)

بقیہ صفحہ ۳

تو ہم اس سے بھی توبہ کر چکے ہیں۔ حضور کی طمانیت کے لئے تلوار والے جہاد کو "سرکاری جبر پر" منسوخ کر دیا گیا ہے اب تو جہاد فقط زبان و قلم کی کوشش کا نام ہے۔ توپ اور بندوق چلانا سرکار کا کام ہے۔ اور زبان و قلم چلانا ہمارا کام!

کیا ایک اسلام کے حقیقی خیر خواہ سے اس قسم کے تمسخر یہ کلام کی اُمید کی جا سکتی ہے "جہاد کبیر" کی اس طرح ہنسی اُڑانا اور ایک فعال مبلغ جماعت کا ایک استہزا!

نقشہ کھینچنا۔ سوا اس کے کہ لکھنے والے کے فقدان اخلاق کا مظاہرہ سمجھا جائے اور کیا ہے؟

ہم چوہدری عبدالحق صاحب حبیب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جب اس ملک میں ایک ایسی جماعت کام کر رہی ہے۔ کہ جس کے نزدیک حقیقی تبلیغ اسلام تلوار سے ہی کی جاتی ہے۔ اور جس کے نزدیک تحریری اور تقریری تبلیغ اس استہزائی سلوک کی مستوجب ہے۔ جو ان کے ممبر کی تمسخرانہ تحریر سے جھلکتا ہے۔ جب ایسا ذہن ملک میں پھیلایا جا رہا ہے۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ ہمارے علماء اور ہمارے درد مند لوگ اس کام کی طرف کما حقہٗ توجہ دیں گے۔ جس کے لئے آپ نے یہ مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔

دورہ انسپکٹر وصایا

سید ولائیت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کو ضلع ملتان میں اور چوہدری خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا وصایا کو ضلع راولپنڈی کے دورہ کے لئے بھیجا گیا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر مشکور فرماویں اور اُن کی خدمات سے فائدہ اُٹھائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار ۱۶ اور ۱۷ اگست سے سخت بخار اور دردِ سر کی وجہ سے بیمار رہا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

(خاکسار خدا بخش عبد زیروی واقف زندگی دفتر آبادی ربوہ)

۲۔ خاکسار کا چھوٹا بچہ بعمر ایک سال ابھی تک بہت بیمار ہے۔ اور پیچش کے علاوہ میعادی بخار کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد صدیق امرتسری مبلغ سیرالیون)

(۳) ۔ میرے بہنوئی قریشی مشتاق احمد لوکو فورمین سمہ سٹہ ریلوے شیڈ بعارضہ ابتدائی T.B سے علیل ہیں۔ دونوں پھیپھڑوں پر T.B نے حملہ کیا ہے۔ تمام احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (لطف عاشق محمد خان بی ٹی آئی ہائی سکول)

۴۔ خاکسار عرصہ سے ایک قلبی بیماری میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار کرامت اللہ خان سیکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ بدو ملہی)

۵۔ عزیز مبارک احمد تین یوم سے شدید علیل ہے۔ بے ہوشی کا دورہ اور خطرناک حد تک ٹمپریچر ہو جاتا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔ (طالب دعا شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی)

۶۔ میرا لڑکا منصور احمد کافی دنوں سے بیمار ہے۔ بہت بے چین رہتا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار چوہدری عنایت الرحمٰن احمدی مالک ٹنڈو الہ یار حیدر آباد سندھ)

۷۔ قاضی محمد منیر صاحب واقف زندگی کا لڑکا محمد ادریس بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اور بندہ بھی کچھ عرصہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب ہم دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد رفیع واقف زندگی از ربوہ)

۸۔ میری بیوی عرصہ تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ بیماری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (سید محمد حسین حال وارد ربوہ ضلع جھنگ۔ دفتری دفتر بیعت)

۹۔ میں نے کراچی میڈیکل کالج کے داخلہ کے لئے کوشش جاری کی ہوئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (اظہار الحسن بی۔ ایس سی سٹوڈنٹ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۵ اگست کو میری چچازاد بہن بوقت ڈھائی بجے دوپہر دو دن بیمار رہ کر داغ مفارقت دے گئی۔ احباب کرام دعائے مغفرت فرمائیں۔ (محمد اشرف ناصر گجراتی متعلم)

۲۔ ہماری جماعت دہاڑی ضلع ملتان کے سیکرٹری مال چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ ملازم زراعت سانپ کے کاٹنے سے آج صبح ۸ بجے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون آپ موصی تھے۔ اور بڑے مخلص احمدی تھے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (علی احمد خان احمد برادرز کمیشن ایجنٹ دہاڑی ضلع ملتان)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے:۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۷۹۱

میں چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری فتح خان صاحب عمر ۶۰ سال ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری سابقہ جائداد موضع طالب پور بھنگو ان ضلع گورداسپور میں تقریباً ۳۰۰ گھماؤں اراضی تھی۔ ایک مکان پختہ موضع بھنگو ان ضلع گورداسپور میں تھا۔ اب میں بطور پناہ گزین ڈسکہ کلاں میں آباد ہوں۔ اور اس وقت میرے قبضہ میں ایک رہائشی کوٹھی اور ایک کارخانہ ہے۔ اور میرا گزارہ اس وقت اس الاٹ شدہ جائداد پر ہے۔ میری سابقہ جائداد واقعہ موضع طالب پور بھنگو ان ضلع گورداسپور میں وقف نہیں ہے۔ اب میں اپنی سابقہ جائداد اور اپنی موجودہ آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا ہوں گا۔ اور جو میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: چوہدری نذیر احمد صحابی موصی حال موضع ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد: چوہدری شریف احمد ولد چوہدری نذیر احمد ساکن حال ڈسکہ۔ گواہ شد: صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ

وصیت نمبر ۱۱۷۹۲

میں رحمت بی بی زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم جٹ عمر ۵۰ سال سکنہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/- نقد مبلغ ۵۰/- روپیہ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر جائداد یا حصہ رقم وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ رحمت بی بی موصیہ زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب صحابی موصی امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد: چوہدری نذیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد: صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا ساکن حال بھاگو وال

وصیت نمبر ۱۱۷۹۳

میں منظور احمد ولد چوہدری جان محمد صاحب عمر ۲۳ سال ساکن ڈلیوکے ڈاک خانہ بدرہ کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرا باپ زندہ موجود ہے۔ وہ موصی بھی ہیں اس وقت موضع ڈلیوکے میں بطور مہاجر میرے قبضہ میں ۴ ایکڑ زمین ہے۔ اس کی جو آمد ہوگی۔ اُس کی سالانہ یا ششماہی آمد کی ۱/۱۰ حصہ انشاءاللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ منظور احمد ولد چوہدری جان محمد ڈلیوکے تحصیل ڈسکہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری جان محمد امیر جماعت احمدیہ سکنہ ڈلیوکے۔ (جان محمد بقلم خود)

گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ ساکن حال بھاگو وال

ولادت:۔ مورخہ ۱۱/۹/۴۹ کو اللہ تعالیٰ نے چوہدری عبدالمنان صاحب خلف چوہدری اللہ بخش صاحب آف قادیان حال امیر جماعت ڈیرہ اسمٰعیل خان کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازئی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ صاحب داد علوی احمدی عرائض نویس سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان

شام میں حکومت کا نظام عوام کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئیے

سابق وزیر اعظم کا بیان

اسکندریہ ۲۳ اگست۔ شام میں نئے انقلاب حکومت کے موضوع پر اسٹار کے نامہ نگار خصوصی نے شام کے سابق مشہور وزیر اعظم حکمی الاعظم سے ایک مخصوص ملاقات کی۔ الاعظم انقلاب کے فوائد اور نقصان پر ایک قطعی رائے کے اظہار سے ہچکچا رہے تھے اور انہوں نے کہا کہ الزعیم کی حکومت کافی دن سے باقتدار نہیں ہے۔ لہذا اس کے بارے میں کوئی صحیح فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ ذیل میں ان کے سوالات اور ان کے جواب دئیے گئے ہیں۔

سوال:۔ شام کی ان حکومتوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو الزعیم سے پہلے قائم تھیں؟

جواب:۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہوں نے غلطیاں کیں اور ان میں خامیاں تھیں لیکن بہرحال ارسطو کی بتائی ہوئی مثالی جمہوریت کا آج دنیا میں کہاں وجود ہے؟ ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ ایک حکومت کا نظام عوام کی مرضی پر قائم ہونا چاہئیے اور یہ کہ قوم خود مستقبل کا فیصلہ کرے۔

سوال۔ شام میں استحکام کس طرح قائم ہوسکتا ہے؟

جواب۔ جماعتی اختلافات۔ ذاتی مفاد اور اقتدار کی ہوس کو ختم کرکے صحیح جمہوری جذبہ پیدا کرکے انصاف اور برابری کو مستحکم بنیاد پر حاصل کرکے اور باغیانہ عقائد اور مجلسی نظریات کے خلاف جنگ کرکے جو مضبوط حکومتی نظام کو تباہ کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔ اس سے زیادہ اہم یہ کہ ہر طبقہ کا معیار زندگی بلند کرکے ان کی شکایات کے اسباب دور کرکے اور امن وتحفظ کی ایک ایسی فضا پیدا کرکے جو شام کے حکمرانوں کو کام کرنے کا موقع دے۔

سوال:۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ شام کے سابق وزیر اعظم شکری القوطلی شام واپس آجائیں گے؟

جواب:۔ جی نہیں۔ ہرگز نہیں۔

سوال:۔ کیا آپ کے خیال میں انقلاب کا مسئلہ فلسطین سے کوئی تعلق ہے؟

جواب:۔ کوئی براہ راست تعلق تو نہیں ہے البتہ بالواسطہ تعلق ضرور ہے۔ (استار)

شام کا اقتصادی وفد

بیروت ۲۴ اگست۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ شام کے سابق وزیر مالیات السید حسن جبرہ مشترک مفاد کی اعلیٰ کونسل میں شامل ہونے والے شامی وفد کی قیادت کریں گے۔ سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جارہا ہے کہ ان کے تقرر سے معلوم ہوتا ہے کہ شام کی نئی حکومت لبنان کے ساتھ موجودہ اقتصادی تعلق[illegible]ت رکھنا چاہتی ہے۔ (استار)

البانیہ یونانی باغیوں کو عملی مدد دے رہا ہے

لنڈن ۲۳ اگست۔ گراموس اور وٹسی کے پہاڑوں سے باغیوں کو نکال کر یونانی فوج اپنے اقدامات کا رخ البانیہ کی سرحد کی طرف کر رہی ہے۔ البانیہ کی امداد کی وجہ سے باغی نہ صرف اسے عارضی حفاظت کا علاقہ سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہیں سے تازہ دم ہوکر نیا اقدام شروع کردیتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ البانیہ کی حکومت نے مجلس اقوام کے سیکرٹری جنرل کو ایک برقیہ میں لکھا ہے کہ البانیہ کی علاقائی آزادی میں یونانی فوج بار بار اور بڑی شدت کے ساتھ مداخلت کرتی ہے۔ البانیہ نے اس کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اس سے پہلے اسی مہینے البانوی حکومت نے مجلس اقوام سے احتجاج کرتے ہوئے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ یونانی فوجوں نے البانیہ پر حملہ کردیا ہے۔

یہ بات بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ البانیہ یونانی باغیوں کا اڈہ اور پناہ گاہ ہے۔ اور البانیہ خود ہر طرف سے کٹا ہوا ہے۔ اسے سوویٹ یونین یا کومن فارم کے دوسرے ممالک سے بذریعہ طیارہ یا بحری ذرائع سے امداد پہنچ سکتی ہے۔

برطانوی اشتراکیوں کی انتخابی پلان

لنڈن ۲۴ اگست۔ نومبر میں برطانیہ کی اشتراکی جماعت کا جو اجلاس ہونے والا ہے اس میں پیش کرنے کے لئے جماعت کی ایک خصوصی کمیٹی نے انتخابی پروگرام کا ایک مسودہ تیار کیا ہے۔ اس میں خارجہ پالیسی میں زبردست تبدیلی کرنے کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ امریکہ پر انحصار ختم کیا جائے اور برطانیہ کو سوشلسٹ سوویٹ یونین اور دنیا کے ترقی پسند ملکوں کے ہم پلہ لایا جائے۔ وہ بحران کا مقابلہ منافع اور قیمتیں کم کرکے تنخواہیں اور معیار زندگی بڑھاکر صنعتوں کو قومی بنانے میں اضافہ کرکے اور غیر ملکی تجارت کی نئے سرے سے تنظیم کرکے کریں گے۔ (استار)

نحاس پاشا لبنان جائیں گے

بیروت ۲۴ اگست۔ مصر کے سابق وزیر اعظم نحاس پاشا کی بیگم موسم گرما لبنان میں گذار رہی ہیں۔ انہوں نے استار کو بتایا کہ اگر سیاسی حالات نے اجازت دی تو ان کے خاوند ستمبر میں یہاں آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ (استار)

انڈونیشیا کی کانفرنس کا امید کی فضا میں افتتاح

لنڈن ۲۴ اگست۔ آج امید کی فضا میں ہیگ میں انڈونیشیا کی کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ لیکن اس امید کے ساتھ ساتھ نازک سیاسی حالات پر بازی لگی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر حطہ کے مددگاروں نے دل کے ساتھ ایسا سمجھوتہ کرنے کے لئے اپنی شہرت کی بازی لگا دی ہے جس سے کہ انڈونیشیا کے باشندے مطمئن ہوجائیں۔ اور لنڈن کے اخبار ٹائمز کا کہنا ہے کہ اگر وہ ناکام ہوئے تو بھی معلوم ہوتے تو ان کی پوزیشن بہت نازک ہوجائے گی۔ جو لوگ اس مسئلے کو عالمگیر نقطہ نظر سے دیکھ رہے ہیں وہ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اگر دیسی حکومت کے ہاتھ میں آزاد انڈونیشیا کی باگ ڈور دی گئی جو کمیونسٹوں کی چال بازیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار اور مستعد ہوگی۔ تو یہ مسئلہ بین الاقوامی اہمیت کا ہوگا۔ (دار)

لیگ کو ذریعہ خدمت بنانا چاہئیے ذریعہ عزت نہیں (مسٹر لیاقت علی خاں)

لاہور ۲۴ اگست۔ کل ایک دعوت [illegible] میں میاں عبدالباری صدر صوبہ مسلم لیگ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ہمارے سامنے پاکستان کا مستقبل ہے۔ آپ حضرات جو قوم کے رہبر ہیں ان سے میری یہ اپیل ہے کہ آپ دل ذات ایک کردیں اور اس نازک دور سے ملک وملت کو سلامتی سے نکال لے جائیں۔ [illegible] آنے والی نسلیں ہم پر فخر کرسکیں۔ ہمیں آج لیگ کو اتنا ہی مضبوط بنانا ہے جتنی کہ وہ پہلے تھی۔ اس وقت ہمارے محبوب قائد اعظم کے دست راست اور ہمارے محبوب وزیر اعظم ہمارے درمیان ہیں جو لیگ کے پرکھے ہوئے لیڈر ہیں۔ اور جنہوں نے ملک کی اس وقت خدمت کی جبکہ پاکستان کی بنیاد رکھی جارہی تھی۔ ہمارے دل میں آپ کی بہت زیادہ عزت ہے۔ اس لئے نہیں کہ آپ ملک کے وزیر اعظم ہیں بلکہ اس لئے کہ آپ لیگ کے پرانے خادم ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا میں صرف اس قدر آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ مسلم لیگ کو ذریعہ خدمت بنائیے۔ ذریعہ عزت نہیں اور تمام کوششیں اس جماعت کو اتنا مضبوط بنانے میں صرف کردیجئے جتنی کہ یہ پہلے تھی۔ کیونکہ پاکستان کے بقاء۔ استحکام ترقی اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے آج بھی لیگ کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی پاکستان کے قیام سے پہلے تھی۔ آج آپ کو لیگ کو مضبوط بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہئیے۔ اگر لیگ کو مضبوط بنانے کے لئے مجھے ایک ایک شہر ایک ایک گاؤں اور ایک ایک گھر میں دورہ کرنا پڑا تو یقین جانئے کہ میں اس سے باز نہیں رہوں گا۔ کیونکہ وہ شخص جس نے یہ درخت لگایا ہو اسے برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔

برلن سے سینکڑوں افراد غائب ہورہے ہیں

لنڈن ۲۴ اگست۔ روسی زیر اقتدار پولیس اور روس کی سرکاری پولیس کی سرگرمیوں کے نتیجہ میں سینکڑوں آدمی برلن سے غائب ہورہے ہیں جن کا انجام ابھی تک پردہ راز میں ہے۔ مغربی برلن کے جرمن حکام کی اطلاع ہے کہ اس امر کا ثبوت موجود ہے کہ جنگ کے بعد سے روسیوں نے سیاسی وجوہات کی بناء پر چار ہزار ایک سو انیس افراد کو گرفتار کیا یا اغوا کیا ہے۔ ان غائب ہونے والوں میں جن کو روسی حکام نے اغوا[illegible]

۴ بیس سال سے کم عمر کے تین سو بارہ جوان۔ دو سو نو عورتیں اور چالیس لڑکیاں ہیں۔ گرفتار ہونے والوں میں سے سب سے زیادہ معمر کی عمر ۷۶ سال اور سب سے کم عمر دس سال ہے۔ جن کو اس کی سالگرہ پر غائب کر دیا گیا۔ (استار)

برطانیہ ہر سال بیس کروڑ پونڈ اسٹرلنگ فاضلات میں سے دیگا

لنڈن ۲۴ اگست۔ پاکستان ہندوستان اور لنکا کے ساتھ اسٹرلنگ فاضلات پر معاہدوں کی شرائط [illegible] اور اسرائیل کے ساتھ معاہدے کی گفتگو سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ اب ہر سال برطانیہ ۲۰ کروڑ پونڈ اسٹرلنگ فاضلات میں سے ادا کرے گا۔

اسرائیل کے معاہدے کے علاوہ جس پر اس سال گفتگو کی جائے گی لنکا کا معاہدہ غالباً آخری معاہدہ ہے۔ مالی حلقوں کا خیال ہے کہ سابقہ جنوری سے لے کر آئندہ سال جون کے مہینے تک برطانیہ جمع شدہ سرمائے میں سے ۳۰ کروڑ پونڈ دینے کے معاہدے کرے گا۔ اس طرح سالانہ اوسط ۲۰ کروڑ پونڈ ہوگی۔ اس میں ۱۳ کروڑ پونڈ وہ شامل ہیں جن کو معاہدے کے تحت دیا جائے گا اور اس کے علاوہ ۷ کروڑ کے قریب وہ رقم ہے جو ضرورت کے وقت معاہدہ کرنے والے ملکوں کو دی جائے گی۔ یہ اندازہ لگاتے ہوئے گلاسگو ہیرلڈ کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ یہ اعداد وشمار نامکمل ہیں۔ کیونکہ جن ممالک کے ساتھ برطانیہ معاہدے نہیں کرتا ان کو جس قدر رقم دی جاتی ہے اس کی اشاعت نہیں کی جاتی۔ تاہم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سال پچھلے سال کی نسبت ایک چوتھائی زیادہ اسٹرلنگ تمام ممالک کو دئیے جائیں گے۔ (استار)